بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا
إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ
فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِندَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ
عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ
وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم والا

سورہ فتح مدنی ہے اور اس میں انتیس ۲۹ آیتیں اور چار رکوع ہیں

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی ۝ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور
تمہارے پچھلوں کے اور تمہاری نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ۝ اور اللہ تمہاری
زبردست مدد فرمائے ۝ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر
یقین بڑھے اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ علم اور حکمت والا ہے ۝
تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ
ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۝ اور عذاب
دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان رکھتے
ہیں انہیں پر ہے بری گردش اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار
فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے ۝ (پارہ ۲۶ / سورہ فتح ۴۸ / ۱ تا ۶ * ت : ک)

2832

سورۃ الفتح کے زمانہ نزول کے بارے میں سب علماء و محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سورت ماہ ذی قعدہ ۶ھ میں اس وقت نازل ہوئی جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ سے صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد مدینہ طیبہ واپس تشریف لے جا رہے تھے۔

۱۔ اگرچہ بعض روایات میں اس فتح مبین سے مراد فتح مکہ بیان کی گئی ہے اور بعض حضرات نے اس سے مراد فتح خیبر لی ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ اس فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ امام زہری لکھتے ہیں "صلح حدیبیہ ایک عظیم الشان فتح تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس موقع پر صرف چودہ صد صحابہ حضور کے ہمرکاب تھے صلح کے بعد لوگوں نے آنا جانا شروع کیا اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں جاننے اور سننے کے مواقع میسر آئے اور جس نے اسلام لانے کا ارادہ کیا وہ بآسانی اسلام لے آیا۔ صرف دو سال کے عرصہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ فتح کرنے کے لئے جب تشریف لائے تو دس ہزار جانباز حضور کے ہمرکاب تھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

۲۔ "تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے" اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائی جائے (خازن و روح البیان) "اور تمہاری نعمتیں تم پر تمام کر دے" دنیوی بھی اور اخروی بھی "اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے" تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی)

۳۔ "اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے" دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے۔ (کنزالایمان حاشیہ صدر الافاضل)

● اس طرح کہ تمہیں اپنی طرف سے رعایا پروری ملک رانی بادشاہت کے طریقے سکھا دے۔ ملکی انتظام بہت مشکل چیز ہے رب تعالیٰ نے صرف پیغمبروں کو سلطنت بخشی انہیں اس کی تعلیم اپنی طرف سے دی۔ چنانچہ رب نے فتح مکہ اور غزوہ حنین میں ایسی مدد فرمائی کہ سبحان اللہ، حضور نے کفار کے فقط ملک نہ جیتے بلکہ ان کے دل بھی جیت لئے کہ سارے کفار مکہ اور سارے قبیلہ ہوازن والے کفار ایمان لے آئے

۴۔ اس صلح (حدیبیہ) کے سبب مکہ والوں کے جوش کچھ ٹھنڈے ہوئے * یہاں پہلے ایمان سے مراد دلی ہے دلی اطمینان ہے اور دوسرے اطمینان سے مراد یقین قلبی * آسمانی فرشتے، زمین کے جانور، ہوا، پانی وغیرہ سب اللہ کے لشکر ہیں جس سے چاہے اپنے حبیب کی مدد کرے چنانچہ بدر میں فرشتوں اور غزوہ خندق میں ہوا کے ذریعہ حضور کی مدد کی * اس لئے رب نے پہلے اپنے حبیب کو خواب دکھایا پھر فتح دی، اس ترتیب میں اس کی ہزارہا حکمتیں ہیں۔ (نور العرفان)

۵۔ زمینی لشکر سے اسلام کو فتح یاب کرنے کی حکمت بتلاتا ہے۔ تاکہ ان جاں فشان ایمان داروں کو جنت میں داخل کرے اور ان کی مساعی جمیلہ کو ان کے گناہوں کا کفارہ کردے جو اللہ کے نزدیک بڑی بہتری اور انسان کی کامیابی ہے۔ اس سے زیادہ ان کے لئے اور کیا مراد اور تمنا ہو سکتی ہے کہ اس کے گناہوں پر مواخذہ نہ ہو اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہا کریں۔ اگرچہ اور معاملات میں اللہ تعالیٰ نے مردوں ہی کی طرف خطاب کیا ہے اور عورتیں تبعاً شامل ہیں مگر یہاں جہاد کے صلہ میں انعام کا ذکر ہے اور عورتیں جہاد میں شریک نہیں ہو سکتیں جس سے یہ گمان ہو سکتا تھا کہ عورتوں کو یہ انعام نہیں ملے گا مگر ایسے جوانمردوں کی عورتیں بھی ان معاملات میں دل سے شریک ہوتی ہیں جب مرد باہر جہاد میں جاتے ہیں پیچھے انتظام خانہ داری کرتی ہیں اور چلتے وقت سامان مہیا کرتی ہیں اور اس لئے قرآن کریم نے ان کی تصریح کردی بھی کردی مومنین کے بعد مومنات کا لفظ بھی بڑھا دیا۔ (تفسیر حقانی)

۶۔ گمراہوں کی عورتیں ان کے شریک حال ہوتی ہیں ان کا بھی عذاب میں نام لیا گیا۔ اور جہاد کے حکم میں یہ بھی مصلحت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں حجت تمام کر کے منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب کرے۔ دنیا میں بھی قتل کئے جائیں اسیر ہوں گھر بار لوٹے جائیں اور آخرت میں جہنم میں جلیں۔ اس مقام پر منافقوں اور مشرکوں کا ایک عیب بیان کیا جو نفاق اور شرک کے علاوہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ سے بدگمانی کرتے ہیں کہ (رسول سے جو اللہ نے دین کے غلبہ کا وعدہ کیا ہے باوجود بے سروسامانی کے کیوں کر پیغمبر کی جماعت غلبہ پائے گی یہ محض جھوٹے وعدے ہیں) اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ (۱) انہیں پر حادثہ پڑے گا نہ کہ مسلمانوں پر جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں (۲) ان پر اللہ کا غضب ہے (۳) اس کی لعنت (۴) ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ اس گمان میں نہ رہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کے پاس اسباب ظاہری نہیں وہ کیوں کر فتح پائیں گے کس لئے کہ اللہ کے پاس آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں جس سے چاہے کام لے وہ رب الافواج ہے کون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے (ف: یہ فتوحات غنیمہ مخلصین و غیر مخلصین میں امتیاز کر دیتی ہیں اس لئے مومن دارین کی حیات ابدی اور منافقین اور مشرکین جہنم کے مستحق ٹھہرتے ہیں) اور وہ زبردست ہے اس پر حکیم بھی ہے۔ حکمت کے ساتھ زبردست کام دیتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ۝ فَتْحًا مُّبِيْنًا : کھلی فتح مراد فتح مکہ یا علم و ہدایت کا دروازہ کھول دینا ۝ تَقَدَّمَ : پہلے ہوا،
آگے گزرا ۝ ذَنْبٌ : گناہ، اصل میں کسی چیز کی دم پکڑنے کے ہیں ۝ يُتِمَّ : پورا کرنا۔ انتہا کو پہنچا دینا ۝
دل
يَنْصُرَ : وہ مدد کرے، وہ غالب کر دے گا ۝ ظَآنِّيْنَ : گمان کرنے والے ۝ دَآئِرَةٌ : گردش، مصیبت ۝

تفہیمی خلاصہ ۝ اصل (مادہ) کے بغیر معدومات کو وجود بخشنا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۝ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
فرمایا "آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو ہر شے سے مجھے پیاری ہے جس پر سورج نکلتا ہے پھر آپ نے
"انا فتحنا لك فتحا مبينا" تلاوت فرمائی" (امام احمد، بخاری، ترمذی، نسائی وغیرہ) ۝ فتح سے مراد فتح مکہ ہے ۝
فتح کی تمہید صلح حدیبیہ تھی ۝ فتح کا نتیجہ دین کو سربلند کرنے کی کامیاب کوشش ہے ۝ ابرار کی نیکیاں بھی اہل
قرب کے لئے فروگزاشتیں ہوتی ہیں ۝ حصول منافع اور دفع ضرر کی انتہا جنت ہی واحد ہے ۝ بیعۃ الرضوان
میں شامل ایک فرد بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا ۝ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے حضرت آدمؑ اور
حضرت حواؑ کی خطا بخش دی اور محبوب کی دعا و شفاعت سے امت کے گناہ معاف فرما دیے ۝ اتباع سنت
راہ جنت کی رہبر ہے ۝ حضور کی تابعداری کے بغیر راہ صفا نہیں ملتی ۝ اثبات قدم اور اطمینان قلب
اہل ایمان کی پہچان ہے ۝

2835

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ
وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى
بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ
اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١١ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ
الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا ۝١٢

اور اللہ (تعالیٰ) کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ سب پر غالب بڑا دانا ہے ۝
بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوش خبری سنانے والا (عذاب سے) ہر وقت ڈرانے
والا ۝ تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور تاکہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو
اور پاکی بیان کرو اللہ کی صبح اور شام ۝ (اے جانِ عالم) بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں در حقیقت
وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو
اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر پڑے گا اور جس نے ایفا کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا تو وہ
اس کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا ۝ عنقریب آپ سے عرض کریں گے وہ دیہاتی جو پیچھے چھوڑے گئے تھے ہمیں
بہت مشغول رکھا ہے ہمارے مالوں اور اہل و عیال نے پس ہمارے لئے معافی طلب کریں (اے حبیب)
یہ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ آپ (انہیں) فرمائیے کون ہے جو اختیار رکھتا
ہو تمہارے لئے اللہ کے مقابلہ میں کسی چیز کا اگر ارادہ فرمائے تمہارے لئے کسی ضرر کا یا ارادہ فرمائے تمہارے لئے کسی نفع کا بلکہ
اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے ۝ حقیقت یہ ہے کہ تم نے خیال کر لیا تھا کہ اب ہرگز لوٹ کر
نہیں آئے گا یہ پیغمبر اور ایمان والے اپنے اہلِ خانہ کی طرف کبھی اور بڑا خوشنما لگتا تھا یہ ظن (فاسد) تمہارے
دلوں کو اور تم طرح طرح کے بُرے خیالات میں مگن رہے (اس وجہ سے) تم برباد ہونے والی قوم بن گئے ۝

2836

7۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر مکہ معظمہ فتح کر بھی لیں تو فارس و روم پر کیسے غالب آسکیں گے۔
یہ قول منافق عبداللہ بن ابی کا تھا اس نے کہا تھا کہ (فارس و روم) کی طاقت زبردست ہے، رب
نے اس آیت میں جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ غیبی لشکروں کا مالک ہے۔

8۔ شاہد کے معنی ہیں محبوب حاضر اور مشاہدہ کرنے والا گواہ، گواہ کو شاہد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ موقعہ
واردات پر حاضر تھا، محبوب کو شاہد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عاشق کے دل میں حاضر رہتا ہے، حضور
ان تینوں معنی سے شاہد کامل ہیں۔ حضور کی محبوبیت انسانوں اور زمانوں سے محدود نہیں، اللہ کے
محبوب ہیں خدائی کے محبوب، لکڑیاں، پتھر، جانور بھی حضور کے فراق میں روئے تھے نیز آج بھی
بغیر دیکھے لاکھوں کروڑوں حضور کے عاشق ہیں نیز حضور خالق کے دربار میں مخلوق کے گواہ ہیں کہ سب کے
فیصلے حضور کی گواہی پر ہوں گے اور مخلوق کے سامنے خالق کے معنی گواہ حضور نے جس کے جنتی یا دوزخی
ہونے کی گواہی دی برحق دی ✯ حضور کی بشارت اور ڈرانے کو شہادت کے ساتھ ذکر فرمایا تاکہ
معلوم ہو کہ گزشتہ نبی سنا کر بشیر و نذیر تھے، اور دیکھ کر حضور نے، جنت دوزخ ملائکہ بلکہ خود رب تعالیٰ
کو چشم سر معراج میں دیکھا ✯ اس میں تمام جہان سے "الی یوم القیامۃ" خطاب ہے اس سے دو مسئلے
معلوم ہوئے، ایک یہ کہ تمام مخلوق پر حضور کی اطاعت واجب ہے دوسرے یہ کہ ہمارا ایمان حضور کی
بشارت و شہادت پر موقوف ہے نہ کہ حضور کا ایمان

9۔ ہر وہ تعظیم جو خلاف شرع نہ ہو
حضور کی کی جائے یعنی انہیں اللہ یا اللہ کا مثل نہ کہو باقی جو احترام کے الفاظ ملیں وہ عرض کرو
انہیں سجدہ سر نہ کرو، باقی ہر قسم کی تعظیم کرو کیونکہ یہاں توقیر کی کوئی قید نہیں، امام مالک
مدینہ منورہ کی زمین میں کبھی گھوڑے وغیرہ پر سوار نہ ہوئے ✯ پنجوقتہ نماز کی پابندی کرو۔ صبح
کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چار نمازیں شامل ہیں۔ (نور العرفان)

● پس یہ شاہد اس نے بھیجا تاکہ اے بنی آدم تم اس کی اور اللہ کی تصدیق کرو ایمان لاؤ اور اللہ اور اس
کے رسول کی عزت و توقیر کرو۔ بعض کہتے ہیں "تُعَزِّرُوْهُ و تُوَقِّرُوْهُ" کی ضمیریں خاص اللہ کی طرف پھرتی
ہیں بعض خاص رسول کی طرف راجع کرتے ہیں اور اس جگہ وقف ہے، تسبحوہ جدا جملہ شروع ہوتا ہے
مفسرین کہتے ہیں تعزیر و توقیر سے مراد یہ ہے کہ اس کے دین کی اعانت کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تعظیم واجب ہے فرض ہے ذرا بھی کوئی توہین کرے گا فیض رسالت سے ابدالآباد محروم رہے گا۔
* اور اللہ کی صبح و شام تسبیح بیان کرو سبحان اللہ وبحمدہ کہو۔ بعض کہتے ہیں نماز پڑھنا مراد ہے کیونکہ
تسبیح سے مراد نماز بھی ہوتی ہے۔ یہ شکر ہے اللہ کا کہ جس نے ہمارے لئے ایسا رسول بھیجا۔

۱۰۔ (اے حبیب کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ جو آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں
رسول اللہ کا نائب ہے گویا اللہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے۔ پھر جو اس بیعت کو توڑے گا یعنی اقرار
کر کے بدعہدی کرے گا اپنا برا کرے گا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا اللہ اس کو اجر عظیم دے گا۔ حدیبیہ سے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بھیجا قریش نے ان کو وہیں قید کر لیا
اور خبر مشہور ہوگئی کہ قتل کر ڈالا تب مسلمانوں کو جوش ہوا۔ اور حضور ﷺ نے لوگوں سے عہد لینا
شروع کیا آپ ایک سایہ دار درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور صحابہ آتے تھے اور حضور ﷺ
کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر یہ کہتے تھے کہ ہم لڑیں گے بھاگیں گے نہیں۔ تخمیناً چودہ سو آدمیوں
نے بیعت کی۔ اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔ (تفسیر حقانی)

۱۱۔ جو اعراب (دیہاتی) پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہ تھا جو
ہمارے مال اور اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور نگرانی رکھتا اس لئے ہم ساتھ نہ جا سکے اب ہماری کوتاہی کو
معاف کر دیجئے کہ اللہ سے دعا کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ پہلے ہی بتا دیا کہ اعراب یہ بات کہیں گے
یہ ان کی زبانی بات * ہوگی دل میں نہیں ہوگی دل سے ان کو پرواہ بھی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے دعاء
مغفرت کریں یا نہ کریں * آپ کہہ دیجئے اللہ کی مشیت اور فیصلہ کے مقابلہ میں کوئی تمہاری حفاظت نہیں
کر سکتا کوئی نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ تمہیں کوئی ضرر پہنچانا چاہے * بات یوں نہیں جیسے تم معذرت
کر رہے ہو بلکہ اللہ جانتا ہے کہ حدیبیہ کو نہ جانے اور پیچھے رہ جانے سے تمہارا مقصد کیا تھا۔ تم اہل مکہ
کے ڈر کے مارے ان کی موافقت کرنی چاہتے تھے (ان سے لڑنا نہیں چاہتے تھے۔) (تفسیر مظہری)

۱۲۔ اے گروہ منافقین تم نے یہ سمجھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین حدیبیہ سے مدینہ تو
کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں پختہ ہوگئی تھی اس وجہ سے تم پیچھے رہے اور تم نے یہ
سوچا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہ کرے گا اور تم برباد ہو کہ تمہارے دل فاسد اور سخت ہیں۔ (تفسیر ابن عباس ؓ)

2838

لغوی اشارے ◯ تُعَزِّرُوْهُ : تم اس کی مدد کرو، تم اس کو قوت دو ◯ تُوَقِّرُوْهُ : تم اس کی توقیر کرو تم اس کا ادب کرو ◯ تُسَبِّحُوْهُ : تم اس کی پاکی بیان کرو، تسبیح کرو ◯ بُكْرَةً : دن کا اول حصہ ◯ اَصِيْلًا : شام، عصر اور مغرب کا درمیانی وقت کو کہتے ہیں ◯ يُبَايِعُوْنَ : وہ جو بیعت کر رہے تھے ◯ نَكَثَ : اس نے توڑا یعنی بیعت کو ◯ اَوْفٰى : اس نے پورا کیا ◯ الْمُخَلَّفُوْنَ : پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ ◯ شَغَلَتْنَا : ہمیں مشغول کر لیا ◯ اَلْسِنَتِهِمْ : ان کی زبانیں ◯ يَمْلِكُ : قابو رکھتا ◯ (الخ)

تفہیمی خلاصہ ◯ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہزاروں حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہوتی ہے ◯ آسمانوں میں فرشتوں کے اور زمین میں جانداروں میں اہل ایمان کے لشکر ہیں ◯ ہوا نے قوم عاد، پانی نے فرعون، اصحاب فیل کو ابابیل نے، مچھر نے نمرود، حضرت داؤد کے پتھر نے جالوت، دشمنان حضرت لوط پر پتھروں کا برسنا اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازیاں ہیں ◯ تمام لشکر اللہ کی وحدانیت پر دلیل ہیں ◯ کامیابی اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت میں ہے ◯ زبانی اقوال اور نفوس کے ساتھ جدا رہے ◯ دلیل کے بغیر دعویٰ غیر صحیح ہے ◯ نیک گمانی پر یقینی انعام ہے ◯ زمین و آسمانوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے ◯ رئیس القوم کے خطاب میں اس کے اتباع تبعاً شامل ہوتے ہیں ◯ تعظیم و توقیر سے اتباع سنت مراد ہے ◯ رسول اللہ ﷺ فخر من اللہ ہیں ◯ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اعمال کے ناظر ہیں اور روز قیامت ان کی گواہی دیں گے ◯ نماز فجر صبح کی اور ظہر تا عشاء شام کی تسبیح میں داخل ہیں ◯ حدیبیہ میں کی گئی بیعت ہی بیعت رضوان ہے ◯ جس طرح رسول اللہ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اسی طرح بیعت کی حقیقت ہے ◯ جو عہد توڑے گا اس کا وبال اس پر پڑے گا ◯ حیلے بہانے بنانا، زبانی اقرار دلی ارادوں اور اعمال جو خطا پر ہوں ان کی تلافی نہیں ہوتی ◯ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ◯

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ ١٣ وَلِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ١٤ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ
لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن
تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا
لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ ١٥ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ
أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ ١٦

اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے تو ہم نے بھی منکروں کے لئے دہکتی آگ تیار
کر رکھی ہے ۝۱۳ اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی وہ جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو
چاہے عذاب دے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے ۝۱۴ پیچھے رہ جانے والے جب کہ تم غنیمت
لینے جاؤ گے تو کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ لیتے چلو وہ اللہ کا بات بدلنا چاہتے ہیں (اے نبی ان سے)
کہہ دو کہ تم ہرگز ساتھ نہ چلو گے اللہ نے پہلے ہی سے یوں کہہ دیا ہے پھر وہ کہیں گے کہ تم ہم سے حسد
کرتے ہو بلکہ وہ لوگ بات ہی کم سمجھتے ہیں ۝ (اے نبی مکرم!) ان پیچھے رہ جانے والے بدوؤں سے کہہ دیجئے
کہ بہت جلد تم ایک سخت جنگجو قوم سے لڑنے کے لئے بلائے جاؤ گے تم ان سے لڑو گے یا وہ اطاعت
قبول کر لے گی پھر اگر تم نے حکم مان لیا تو اللہ تم کو بہت ہی اچھا انعام دے گا اور اگر تم پھر گئے
جیسا کہ آگے پھر گئے تھے تو تم کو سخت عذاب دے گا ۝۱۶

(پارہ ۲۶/ سورہ فتح ۴۸/ ۱۳ تا ۱۶ * ت ؛ ح)

۱۳۱ - حضور کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسے اللہ کا منکر - دونوں یکساں عذاب کے مستحق ہیں * حضور کے علم غیب
اور آپ کی خبر پر اعتماد نہ کرنا درحقیقت حضور کا انکار ہے کیونکہ اسی آیت میں ان پر عتاب ہے جنہوں
نے اس "خواب" پر اعتماد نہ کیا -

۱۴۔ جب کہ اللہ حافظ ہو اس کا کون کچھ بگاڑ سکتا ہے، پھر تم نے یہ کیسے سمجھ لیا تھا کہ مسلمان کفار سے دب جائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ان کے حافظ و ناصر تو ہم تھے ✵ رب تعالیٰ جس گنہ گار کو (اگر چاہے) چاہے گا بخشے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس نیک کار کن کو چاہے گا سزا دے گا۔

۱۵۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو جہاد یعنی خیبر کی طرف چلنے کا حکم دیا حضور کے گرد اگرد جو لوگ تھے ان میں جو لوگ حدیبیہ میں شریک تھے وہ جہاد کے لئے تیار ہو گئے اور جو لوگ حدیبیہ پر جانے سے رہ گئے تھے وہ بھی مال غنیمت کے لالچ میں خیبر کو جانے کے لئے آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ لوگ میرے ساتھ صرف جہاد کی خواہش سے تو جا سکتے ہیں مال غنیمت میں حصہ دار بننے کے لئے نہیں۔ آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کی تعداد کو کم خیال کیا تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جائے گی اسی لئے وہ حدیبیہ کو نہیں گئے جب وہ مسلمانوں کی طاقت محسوس کریں گے اور مسلمانوں کو مال غنیمت حاصل (ہونے کا یقین ہوا اور) جہاد پر جاتا دیکھیں گے تو کہیں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دو وہ چاہتے ہیں تھے کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں کیوں کہ اللہ نے تو اپنے نبی کو حکم دے دیا تھا کہ ان میں سے کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جائے ✵ ایسا نہیں ہے بلکہ تم کو ہم سے حسد ہوتا ہے کہ ہم مال غنیمت میں تمہارے شریک ہو جائیں گے ✵ یہ بات نہیں ہے جو اعراب کہتے ہیں بلکہ ان کو معلوم ہی نہیں اللہ کی طرف سے ان کے لئے کیا مفید ہے اور کیا ضرر رساں ✵ مگر تھوڑی سی سمجھ ہے یعنی دنیوی امور کی

۱۶۔ اے آپ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم ایسے لوگوں سے جہاد کرنے کے لئے بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہیں تم کو ان سے اس وقت تک لڑنا ہو گا کہ وہ (اسلام کے) مطیع ہو جائیں پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تم کو اچھا بدل (جنت) عطا فرمائے گا اور اگر (اس وقت بھی) روگردانی کرو گے جیسا کہ اس سے پہلے روگردانی کر چکے ہو تو اللہ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ اَعْتَدْنَا : ہم نے تیار کر رکھا ہے ○ مُلْكُ : بادشاہی ○ مُخَلَّفُوْنَ : پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ ○ اِنْطَلَقْتُمْ : تم چلے ○ مَغَانِمَ : غنیمتیں ○ ذَرُوْنَا : تم ہم کو چھوڑ دو ○ تَحْسُدُوْنَنَا : تم ہم سے حسد کرتے ہو ○ بَاْس : لڑائی، سختی، آفت ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ کائنات کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے، وہ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے ○ کافر مغفرت کا حقدار نہیں ○ کسی کے استحقاق کا زوال چاہنا اور اس کی کوشش حسد ہے ○ جاہل کی کوئی قدر و قیمت نہیں ○ منزل مقصود جتنی دور ہو گی اتنے زیادہ قدم اٹھیں گے ○ جو جتنا زیادہ محبت کرتا ہے اتنی زیادہ ملاقات کرتا ہے ○ بغض نہ کرو ○

2841

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ١٧ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ١٨ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ١٩
وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ
النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ ٢٠
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ٢١

نہ تو اندھے پر گناہ ہے (کہ سفر جنگ سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر
گناہ ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے فرمان پر چلے گا اللہ اس کو بہشتوں میں داخل
کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا اسے برے دکھ کی سزا دے گا ○ ١٧
(اے نبی مکرم!) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ ان سے خوش ہوا
اور جو ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا۔ تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انھیں جلد فتح عنایت
کی ○ ١٨ اور بہت سی غنیمتیں** کا وعدہ فرمایا ہے کہ تم ان کو حاصل کرو گے سو اس نے غنیمت کی تمہارے
لئے جلدی فرمائی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں کے لئے قدرت کا نمونہ
ہو اور وہ تم کو سیدھے رستے پر چلائے ○ ٢٠ اور اور جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے۔ وہ اللہ
ہی کی قدرت میں تھیں۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ ٢١

(پارہ ٢٦/ سورہ فتح ٤٨/ ١٧ تا ٢١ * ت: ج)

١٧۔ (اپاہج اور صاحب عذر) کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ
دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اس کے حملہ سے بچنے اور صحابہؓ نے کی انھیں کے حکم میں داخل ہیں و 6 بجز جو

** جو انھوں نے حاصل کیں اور خدا غالب حکمت والا ہے ○ ١٩ اللہ نے تم سے (بہت سی غنیمتوں)

2842

اور ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ کھانسی ہے یا جن کی تلی بڑھ گئی ہے اور جنہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہ ہو

★ " اور جو پھر جائے " تا " طاعت سے اعراض کرے " تا " اور کفر و نفاق پر رہے " تا " اسے دردناک عذاب فرمائے " تا آخر

۱۸ - حدیبیہ میں چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لئے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب یہ ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بار تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی ؓ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کر لیں۔ حضرت عثمان ؓ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی ؓ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں وہ بغیر ہمارے طواف نہ کریں گے۔ حضرت عثمان ؓ نے مکہ معظمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی کو روک لیا۔ یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان ؓ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بڑا جوش آیا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت (قدم) رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور ﷺ نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان ؓ (کا ہاتھ ہوا) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان ؓ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان ؓ کو بھیج دیا حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم شریف) ☆
"اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے" صدق و اخلاص و وفا ☆ تو ان پر اطمینان اتارا" یعنی فتح خیبر
کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

۱۹۔ "اور بہت سی غنیمتیں" خیبر اور اہل خیبر کے اموال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تقسیم فرمایا (کنزالا

۲۰۔ بہار ابر رحمت تم پر برستا رہے گا ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ بے شمار غنیمتوں سے ہم تمہیں مالا مال
کرتے رہیں گے اور اس سے پیشتر کہ نوازشات کا یہ سلسلہ شروع ہو ہم نے تمہیں صلح حدیبیہ سے نوازا ہے
جو تمہاری مستقبل کی کامرانیوں اور فتوحات کی تمہید ہے ☆ ایک اور احسان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ جب
تم احرام باندھے ہوئے اور قربانی کے جانور ہانکتے ہوئے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حدیبیہ میں پہنچے
تو کفار نے مزاحمت کا پکا ارادہ کرلیا تم اپنے وطن سے اڑھائی تین سو میل دور تھے فوری طور پر
کمک یا اسلحہ پہنچنے کا کوئی امکان نہ تھا کفار صرف تیرہ میل مکہ سے دور تھے ضرورت پڑتی تو وہ بڑی
آسانی سے انہیں رسد، سامان جنگ، مزید جنگجو مہیا ہو سکتے تھے اور گرد و نواح کے قبائل ان کے حلیف تھے لہٰذا
حالات بڑے تشویشناک تھے یہ میں نے تم پر کرم فرمایا کہ ان کے دل ٹوٹ گئے ان کا حوصلہ پست
ہو گئے ان پر ایسی دہشت اور رعب طاری ہوا کہ انہوں نے صلح کو غنیمت جانا اور ان کی ہمت نہ ہوئی
کہ وہ تم سے جنگ کرسکیں ☆ یہ تمام باتیں واشگاف الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ تم اللہ کے ہو اور اللہ
تمہارا ہے اور تمہارا دین اللہ کا دین ہے جس کی حفاظت اور کامیابی کا وہ ذمہ دار ہے اور تمہارا نبی کریم ﷺ اس
کا محبوب ترین بندہ ہے جس کے ساتھ اس نے ورفعنا لک ذکرک کا وعدہ فرمایا ہے ☆
ان نوازشات سے وہ تمہیں صراط المستقیم پر ثابت قدمی سے سوئے منزل بڑھتے چلے جانے کا عزم
عطا فرمانا چاہتا ہے

۲۱۔ اس آیت سے ان فتوحات (پیش آئندہ) کا مژدہ اور ان اموال غنیمت کے حصول کی بشارت ہے
☆ اس آیت میں فتح مکہ کی بھی خبر دی گئی ہے ☆ اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں اور ماؤں کو محفوظ رکھا ہوا ہے
تاکہ تم آکر انہیں فتح کرو۔ ان کے قلعے اور شہر تمہارے استقبال کے لئے اپنے دروازے کھول دیں
قیصر و کسریٰ کے جو زر و سیم اور جواہرات کے انبار ہیں وہ تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیے جائیں۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ اَعْمٰی : اندھا ۞ حَرَج : تنگی، مضائقہ، گناہ ۞ اَعْرَج : لنگڑا ۞
رَضِیَ : وہ راضی، خوش ہوا ۞ یُبَایِعُوْنَ : وہ جو بیعت کر رہے تھے ۞ سَکِیْنَۃ : تسکین، تسلی خاطر ۞
اَثَابَھُمْ : ان کو بدلہ دیا ۞ تَقْدِرُوْا : تم قادر ہوئے، تمہارا بس پڑا، تم قدرت پاؤ ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ نابینا، اپاہج اور مریض کو ان کے اعذار کی وجہ سے سفر و جہاد سے رخصت ہے ۞ جو احکام الٰہی سے اعراض کرتا ہے اس کے لئے دردناک عذاب ہے ۞ بیعت الرضوان کے شرکاء چودہ سو تھے ۞ شجرہ یعنی کیکر کا درخت ہے ۞ اصحاب شجرہ کو شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی ۞ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اس سے خلاف مرضی حق تعالیٰ کوئی کام نہیں ہو سکتا ۞ جب یہ سکینہ نازل ہو جائے پھر اس کے ایمان میں جنبش نہیں ہوتی ۞ فتوحات کثیرہ و مال غنائم اس بیعت رضوان کا اجر ہے ۞

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ ۲۲
سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ ۲۳
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ
أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ ۲۴ هُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ
مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ
تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ ۲۵

اور اگر کافر تم سے لڑتے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار ۝ ۲۲
اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے ۝ ۲۳ اور وہی ہے
جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے وادی مکہ میں بعد
اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ۝ ۲۴ وہ وہ ہیں جنہوں نے
کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے اور اگر یہ
نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو
تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے
ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے تو
ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ۝ ۲۵

(پارہ ۲۶/ سورہ فتح ۴۸/ ۲۲ تا ۲۵ * ت : ک)

۲۲ - اگر کفار مکہ تمہارے ساتھ جنگ آزما ہوتے تو انہیں ایسی رسواکن شکست دی جاتی کہ میدان جنگ
سے پیٹھ پھیر کر سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جاتے اور اس شکستہ حالی میں کوئی بھی ان کا ساتھ نہ دیتا۔
۲۳ - اللہ تعالیٰ کا یہ معمول ہے کہ آخر کار اپنے رسول اور اس کے فرمانبردار ساتھیوں کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کرتا ہے
کفر و باطل کو شرمناک شکست ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہمیشہ سے دستور ہے تا ابد ایسا ہی رہے گا

کوئی طاقت سنت الہٰی کو بدل نہیں سکتی۔

۲۴۔ اگرچہ حدیبیہ کے مقام پر باقاعدہ لڑائی کی نوبت نہیں آئی لیکن کفار کے کئی جتھے بغض باطن سے مجبور ہو کر مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہے۔ کئی واقعات (ایسے) رونما ہوئے جن سے غضب کے شعلے بھڑک سکتے تھے اور صلح کی کوشش ناکام ہو سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت حال نہ پیدا ہونے دی کفار کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہیں بھی یہ حوصلہ بخشا کہ تم ان اشتعال انگیزیوں سے برافروختہ ہو کر ان پر حملہ کرد ✱ فرمایا۔ جو کچھ تم کر رہے تھے مآل اندیشی اور اشتعال انگیز ماحول میں صبر و ضبط سے کام لے رہے تھے یہی امور دیدنی تھے اور ہم انہیں دیکھ رہے تھے تمہارے کارنامے ہی اس قابل تھے کہ چشم عنایت ادھر التفات فرماتے۔ باقی رہا کفار کے کرتوت اور ان کی کارستانیاں تو وہ اتنی گھناؤنی ہیں کہ نہ قابل توجہ ہیں اور (ضیاء)

۲۵۔ اور وہ لوگ یعنی اہل مکہ جنہوں نے کفر کیا وہ تمہیں حدیبیہ کے سال کعبہ حرام سے روکا اور قربانی کے جانور کو بھی اس کے موقع پر پہنچنے سے روکا کہ وہ حدیبیہ ہی میں رہ گیا ✱ اور اگر اس وقت مکہ مکرمہ میں بہت سے مسلمان جیسے کہ ولیدؓ، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ربیعہؓ، ابو جندل اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تمہیں خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے قتل ہونے کا خدشہ نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تمہیں بھی گناہ اور دیت کا نقصان پہنچتا تو ابھی تمہیں ان پر مسلط کر کے ان کا سارا قصہ ہی ختم کر دیا جاتا ✱ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اس کو دولت عطا فرمائے جو اس چیز کا اہل ہے البتہ اگر یہ ملا جلے مسلمان مکہ والوں کے درمیان سے کہیں نکل گئے ہوتے تو ہم ان مکہ والوں میں سے جو کافر تھے دردناک سزا دیتے اور مسلمانوں کی تلواروں سے ان کی گردنیں کٹواتے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ کَفَّ : روک دیا ○ اَظْفَرَكُمْ : اس نے تم کو کامیاب کیا ○ مَعْكُوْفًا : محبوس، ممنوع اس کے لئے اپنے کو وقف کر دینا ○ مَحِلَّهٗ : قربان گاہ ○ تَطَـُٔوْهُمْ : تم ان کو روند ڈالو گے ○ تَزَيَّلُوْا : وہ جدا ہو گئے

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ انبیاءؑ کو غلبہ عطا فرماتا ہے ○ دوست کو دشمن کے حوالے نہیں کیا جاتا ○ نصرت الہٰی باطنی بھی ہوتی ہے ○ اللہ تعالیٰ محبوب بندوں کو برے اخلاق سے بری رکھتا ہے ○ نفس کی خاصیت طالب کو اللہ تعالیٰ سے روکتا ہے ○ اہل ایمان حقوق الہٰی کی دل سے قدر کرتے ہیں ہر حال میں راضی رہتے ہیں ○ بندہ ہونا خاص حق رسی کے وسائل ہیں ○ جسے چاہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت واسعہ میں داخل کرتا ہے

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ع ۲۶ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ
رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ
ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ۲۷ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ۲۸ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا
يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ صلے وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ قف كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع ۲۹

جب جگہ دی کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کو وہی (زمانہ) جاہلیت کی ضد تو نازل فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین کو اپنے رسول (اکرم)
پر اور اہلِ ایمان پر اور انہیں استقامت بخش دی تقویٰ کے کلمہ پر اور وہ اس کے حق دار بھی تھے اور اس کے اہل بھی تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو
خوب جاننے والا ہے ۝ ۲۶ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا حق کے ساتھ کہ تم ضرور داخل ہوگے مسجد حرام میں جب اللہ نے چاہا
امن و امان سے منڈواتے ہوئے اپنے سروں کو یا ترشواتے ہوئے تمہیں (کسی کا) خوف نہ ہوگا پس وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے
تو اس نے عطا فرما دی (تمہیں) اس سے پہلے ایسی فتح جو قریب ہے ۝ ۲۷ وہ (اللہ) ہی ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو (کتاب) ہدایت اور
دینِ حق دے کر تاکہ غالب کر دے اسے تمام دینوں پر اور (رسول کی صداقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے ۝ ۲۸ (رحمۃ للعالمین) محمد اللہ
کے رسول ہیں اور وہ جو آپ کے ساتھ ہیں کفار کے مقابلہ میں بہادر اور طاقتور ہیں آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو دیکھتا ہے انہیں
کبھی رکوع کرتے ہوئے کبھی سجدہ کرتے ہوئے طلبگار ہیں اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے ان کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر
سے نمایاں ہے یہ ان کے اوصاف تورات میں (مذکور) ہیں نیز ان کی صفات انجیل میں بھی ہیں۔ یہ ایک کھیتی کی مانند ہیں جس نے نکالا
اپنا پٹھا پھر تقویت دی اس کو پھر وہ مضبوط ہو گیا پھر سیدھا کھڑا ہو گیا اپنے تنے پر خوش کر رہا ہے بونے والوں کو تاکہ غیظ میں
جلتے رہیں انہیں دیکھ کر کفار اللہ نے وعدہ فرمایا ہے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرتے رہے ان سے مغفرت کا اور اجر عظیم کا ۝ ۲۹

(پارہ ۲۶/ سورہ فتح ۴۸/ ۲۶ تا ۲۹ * ت : ص)

2848

۲۶۔ کفار مکہ نے اس پر ضد کی کہ ہم اس سال آپ کو عمرہ نہ کرنے دیں گے، سال آئندہ عمرہ کرنا، یہ نری جہالت کی ضد تھی یہی اس جگہ مراد ہے ٭ انہوں نے سال آئندہ عمرہ کرنے پر صلح کی۔ اسی سال ہی کرنے پر اصرار نہ کیا۔ اگر مسلمان بھی ضد کرتے تو جنگ ہو جاتی جس میں اگرچہ فتح مسلمانوں کو ہوتی مگر ان حکمتوں کے خلاف ہوتا جو ذکر ہوئیں ٭ وہ تمام حضرات مخلص مومن تھے کیونکہ یہ سکینہ سب پر اترا ٭ یہ کلمہ تقویٰ یعنی ایمان و اخلاص ان سے جدا ہو سکتا ہی نہیں۔ اس میں ان سب کے حسن خاتمہ کی یقینی خبر ہے ٭ احق اسم تفضیل ہے جو مفضل علیہ چاہتا ہے۔ مفضل علیہ یا تو تمام نبیوں کے صحابہ ہیں یا قیامت تک کے مومنین یا فرشتے وغیرہ یعنی یہ صحابہ، تمام نبیوں کے صحابہ یا تمام مسلمانوں سے یا تمام فرشتوں سے بڑھ کر کلمہ تقویٰ کے حقدار ہیں۔ حضور کے صحابہ تمام خلق سے افضل ہیں بعد انبیاء۔ اور کوئی غیر صحابی مومن صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا "کانوا" سے مراد تھے یا ہیں ٭ کیونکہ رب تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اپنے محبوب کی صحبت، قرآن حکیم کی خدمت، دین کی حفاظت کے لئے چنا ہے۔ یہاں کلمہ تقویٰ سے مراد ہے کلمہ طیبہ یا وفاداری یا ہر قسم کی ظاہری و باطنی پرہیزگاری۔ (نور العرفان)

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے چھٹے سال خواب دیکھا تھا کہ ہم مسجد حرام میں یعنی حرم کعبہ میں امن سے گئے ہیں ارکان حج و عمرہ باطمینان بجا لا رہے ہیں، سر بھی منڈاتے ہیں بال بھی کتروا رہے ہیں جیسا کہ حج و عمرہ میں کیا کرتے ہیں اور کسی کا کچھ خوف و خطر نہیں ہے اس خواب کو حضورؐ نے بعض لوگوں سے بیان بھی فرما دیا تھا مگر اس کے بعد رسول اللہؐ کا قصد عمرہ کرنے کا ہوا۔ لوگ خصوصاً مخالفین یہی سمجھے تھے کہ آپ اسی خواب کے مطابق مکہ عمرہ کرنے چلے ہیں۔ حالانکہ حضور اس کی تعبیر کا یہ وقت ہرگز نہیں سمجھتے تھے اور نہ یہ کسی سے فرمایا تھا جب حدیبیہ پہنچے اور کفار مکہ نے سنا تو جنگ کی تیاری کر لی اور آپ مکہ میں نہ گئے وہیں سے صلح ہو گئی۔ واپس چلے آئے تو اب منافقوں کو خواب کی تکذیب کرنے کا موقع مل گیا کہ لو کہتے تھے کہ سچا خواب ہوا ہے مکہ میں امن سے جائیں گے ارکان حج ادا کریں گے حالانکہ مکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے اور اس بات کو منافقوں نے بہت مشہور کر دیا۔ ان آیات میں ان کا جواب دیا گیا ہے "خواب کو بے شک اللہ نے سچ کر دیا (یعنی کرے گا) قرآن میں یقینی چیز کو جو آئندہ آنے والی ہے بلفظ ماضی تعبیر کیا جاتا ہے کہ ان شاء اللہ آپ اطمینان و امن سے مسجد الحرام میں داخل ہوں گے ارکان حج و عمرہ

ادا کرو گے مگر اس سال ابھی یہ مقدر نہیں۔ اس کی حکمت تم کو معلوم نہیں وہی (اللہ تعالیٰ) خوب جانتا ہے۔ مگر اس سے پہلے پہلے آپ کو ایک نزدیک فتح دی یعنی خیبر کی فتح جلد نصیب کر دی۔ (تفسیر حقانی)

۲۸۔ "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے" خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرما دیا۔ "اور اللہ کافی ہے گواہ" اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر۔

۲۹۔ مُحَمَّدٌ مبتدا اور رسول اللہ اس کی خبر ⊖ یہ جملہ مستانفہ ہے اس میں اس چیز کا بیان ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے اور رسول اللہ کے الفاظ حمد اوصاف جمیلہ اور خصائل حمیدہ پر مشتمل ہیں (ابن کثیر) * یہاں سے اختتام سورت تک اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی توصیف فرما رہا ہے۔ کہ کفار کے مقابلہ میں بڑے بہادر، طاقتور ہیں ⊖ شدت، قوت اور دل کی محکمی کا نام ہے اور الشدید، شجاع اور طاقتور مرد کو کہتے ہیں اس کی جمع اشداء ہے ⊖ کفار کے مقابلہ میں تو یہ فولاد کی چٹان ہیں لیکن اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ بڑے نرم، شفیق اور مہربان ہیں ⊖ اپنے رب کریم کی عبادت میں ان کے ذوق وشوق کا یہ عالم ہے کہ جب بھی تم ان کو دیکھو گے تو عبادت میں مصروف پاؤ گے کبھی وہ حالت رکوع میں جھکے سبحان ربی العظیم اور اس کی بارگاہ اقدس میں اپنی جبین نیاز رکھے سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنی بندگی عاجزی کے اعتراف کے ساتھ اپنے مولا کریم کی بزرگی اور کبریائی کی گواہی دے رہے ہوں گے۔ ⊖ سیما کا معنی علامت ہے ان کے چہروں پر نور ایمان کے جلوے صاف دکھائی دیتے ہیں۔ مجاہد نے کہا سیما سے مراد وہ نشان ہے جو پیشانی پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ نیکی کرنے سے دل میں ایک نور، چہرے میں چمک پیدا ہو جاتی ہے

* آیت میں مثل کا معنی صفت ہے ⊖ میرے رسول کے صحابہ کے یہ دو اوصاف ہیں جو تورات اور انجیل میں مذکور ہوئے ہیں ⊖ ابتداء میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تھے بعد میں صحابہ نے حضور کی دعوت کو قبول کیا رفتہ رفتہ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اسلام ایک تناور اور مضبوط درخت بن گیا مخالفت کی تند آندھیاں بھی اسے گزند نہیں پہنچا سکیں ⊖ اسلام کے چمن کو ہرا بھرا دیکھ کر، کشت ایمان کو دیکھ کر اللہ کا رسول خوش ہے کہ ان کی مساعی بار آور ہوئیں۔ لیکن کفار کے گروہوں میں صف ماتم بچھ گئی اسلام کی کامیابی پر وہ آتش حسد میں جل رہے ہیں ⊖ "وعد اللہ" کے کلمات طیبات سے انہیں (اہل صحبت سعادت مندوں کو) مغفرت اور اجر عظیم کا مژدہ جانفزا سنایا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ○ حَمِيَّةَ : کد، ضد ○ أَلْزَمَهُمْ : ان پر لگا دیا۔ ان کو جما دیا ○ رُؤْيَا : خواب ○
مُحَلِّقِيْنَ : حلق / بال منڈوانے والے ○ مُقَصِّرِيْنَ : کتروانے والے ○ أَشِدَّاءُ : زور آور ○ رُحَمَاءُ :
بڑے نرم دل، بڑے مہربان ○ سِيْمَاهُمْ : ان کی علامتیں ○ وُجُوْهِهِمْ : ان کے چہرے ○ أَثَرِ :
نشان ○ مَثَلُ : حالت، صفت ○ زَرْعٍ : کھیتی ○ شَطْأَهُ : اس کی سوئی ○ اِسْتَغْلَظَ : وہ
موٹا ہوا ○ سُوْقِهِ : کھیتی کی (نالیاں) ○ زُرَّاعَ : کاشت کار ○ يَغِيْظَ : وہ غصہ میں ڈالتا ہے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ کلمہ تقویٰ وفا بالعہد ہے ○ کلمہ طیبہ کے ذکر کی تعداد متعین نہیں جتنا چاہے ورد کرے ○
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل و خلاصہ کائنات ہیں ○ نفس کو طمع والی چیزوں سے ظاہراً و باطناً بچانا تقویٰ ہے
سکینہ و وقار ثبات و طمانیت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے ○ حلق تقصیر سے افضل ہے ○ اہل اسلام کو حضور
انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرمی اور سہولت سے موصوف فرمایا ○ رسول اللہؐ ذیقعدہ ۶ھ میں عمرہ کی نیت سے
مدینہ منورہ سے نکلے ○ مر الظہران جہاں حضورؐ نے پڑاؤ فرمایا ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ناقہ قصواء پر
سوار تھے ○ رسول اللہؐ نے طواف میں چادر مبارک کا اضطباع کیا ○ رمل کیا ○ رمل سنت ہے ○
حضورؐ نے حجۃ الوداع میں بھی ایسے ہی کیا۔ (مسند احمد) ○ تین چکروں میں رمل کا حکم دیا ○ (صحیحین) شریعت دو
چیزوں پر مشتمل ہے علم اور عمل ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے " مومنین کی مثال آپس میں
محبت کرنے اور ایک دوسرے پر ترس کھانے میں ایک جسم کی طرح ہے جب اس کا کوئی عضو تکلیف
میں مبتلا ہو جائے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے (سورہ بقرہ آیت ۱۴۸) ○ مومن دوسرے
مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کے لئے قوت ہیں اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل
فرمایا۔ (سورہ براءت آیت ۷۱) ○ حضرت عمرؓ نے فرمایا جس کا باطن صحیح ہو جائے۔ اللہ اس کے ظاہر
کی بھی اصلاح فرما دیتا ہے ○